لازوال جموں

اداریہ

عیدالاضحی اتحاداور شکر گزاری کا دن!

عیدالاضحی مسلمانوں کا ایک بڑا تہوار ہے جو اسلامی کیلنڈر کے آخری مہینے یعنی ذوالحجہ کی 10 تاریخ کو آتا ہے۔وہیں اگر بات کی جائے عیدالاضحی جسے قربانی کا تہوار' بھی کہا جاتا ہے اسلامی کیلنڈر میں سب سے اہم تہواروں میں سے ایک ہے۔وہیں یہ تہوار حضرت ابراہیم علیہ سلام کی اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ سلام کو قربان کرنے کے لئے تیار ہونے کی یاد کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا اور وہ تیار ہوئے۔تب سے لے کر اب تک مویشیوں کی قربانی عیدالاضحی کی تقریبات کا ایک بڑا حصہ ہے جو نہ صرف حضرت ابراہیم علیہ سلام اور اسماعیل علیہ سلام کی اللہ سے محبت کی یاد دلاتی ہے بلکہ یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ کوئی شخص اپنی پسندیدہ چیز کی اللہ تعالیٰ کیلئے قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔وہیں عیدالاضحی اتحاد اور شکر گزاری کا دن ہے۔جو ایک باپ کی اس قربانی کو یاد کرنے کیلئے جو اللہ تعالیٰ کیلئے اپنی آخری عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔اس دن دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالی کے نام پر قربانی دیتے ہیں۔عید ایک تہوار ہے جسے دنیا بھر کے لاکھوں مسلمان ذوالحجہ کے مقدس مہینے کے پہلے نو دنوں کے اختتام پر مناتے ہیں۔یہ تہوار بنیادی طور پر، دیگر چیزوں کے ساتھ، قربانی کے جذبے کی یادگار ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خوشی سے اپنے بیٹے کو اللہ تعالی کیلئے قربان کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔لیکن یہ اللہ کی طرف سے ایک امتحان تھا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کی قربانی کرنے والے تھے کہ ان کے بیٹے کی جگہ پر ایک دنبہ نمودار ہوا اور پھر دنبے کی قربانی کی گئی۔وہیں عیدالاضحیٰ کا تہوار ہم سب کے لیے ایک عظیم پیغام رکھتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کو اپنے بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا تو وہ اپنے خالق کی خواہش پوری کرنے کی حد تک گئے۔اگر حضرت ابراہیم علیہ سلام ایک عظیم قربانی کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے تیار تھے تو مسلمانوں کو سمجھنا چاہیے اور ایک ایسے معاشرے کے حصول کے لیے کام کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے جو سب کے لیے برابری کو فروغ دیتا ہو۔وہیں ہمیں معاشرے کے ذمہ دار افراد کی حیثیت سے معاشرے کی بہتری کو فروغ دینا چاہیے۔اس دن ہمیں اپنے آپ کو اور اپنی روح کو پاک کرنے کا عہد کرنا چاہیے۔

فیزیکل ایجوکیشن اور صحت مند ذہن

طلباء کی بطور ذہین شخصیت کے طور پر نشوونما کے لیے ضروری ہے کہ انہیں فیزیکل ایجوکیشن اور ہیلتھ ایجوکیشن کا علم دیا جائے۔جہاں تک طلباء کی تعلیم کا تعلق ہے یہ دونوں پہلو بہت اہم ہیں۔جہاں تک ہیلتھ ایجوکیشن کا تعلق ہے طالب علم کو خوراک کی ترکیبوں کا علم اور روٹیشن کی بنیاد پر خوراک لینے کا علم دیا جانا چاہیے تاکہ طلبا کو اپنی اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے متوازن غذا کے تمام ضروری اجزاء مل جائیں۔طلباء کو صفائی ستھرائی اور صحت وصفائی کا علم بھی ضروری ہے۔

فیزیکل ایجوکیشن کو مزید فعال اور موثر بنایا جانا چاہیے اور طلبا کو تمام اسکولوں میں مختلف کھیلوں اور کھیلوں کو کھیلنے کے کافی مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں تاکہ وہ فیزیکل ایجوکیشن کے سو فیصد مقاصد کو حاصل کرسکیں خاص طور پر صحت مند جسم میں دماغ حاصل کرنے کے لیے۔تمام طلباء کی طلباء کو یہ سکھایا جائے کہ ان کے جسم کو کھیلوں کی مدد سے مضبوط اور صحت مند بنایا جاسکتا ہے۔

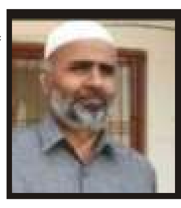
محمد شبیر کھٹانہ

قومی تعلیمی پالیسی (NEP)2020 یہ بھی برقرار رکھتی ہے کہ بچہ ان تمام چیزوں کا مرکزی نقطہ ہے جس کے لیے تعلیم کا مقصد ہے۔بچے پر مبنی نقطہ نظر بچے کا احترام کرنے کے عزم کا مطالبہ کرتا ہے اور شخصیت کے علمی اور غیر تعلیمی پہلوؤں پر زور دیتا ہے۔

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے صحت اور فزیکل ایجوکیشن سے متعلق سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کی جانی چاہیے اور اسکول کے مکمل پروگراموں میں ضم کرنا چاہیے۔صحت، جسمانی، ذہنی اور سماجی تندرستی کی حالت، ہر شخص اور زندگی کے ہر مرحلے پر فکر مند ہے۔زندگی کے ابتدائی سالوں میں گھر بچے کی صحت کا خیال رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔بعد میں، جب بچہ اسکول جاتا ہے، تو یہ اسکول کی فکر بن جاتی ہے کہ وہ بچوں میں مناسب صحت مند رویوں اور عادات کو پروان چڑھائے تاکہ انہیں صحت مند اور خوشی سے زندگی گزارنے کے لیے تیار کیا جاسکے۔لہذا فیزیکل ایجوکیشن اسکول کی تعلیم کا ایک لازمی حصہ ہے۔

سکول ہیلتھ پروگرام کا کامیاب انعقاد بنیادی طور پر ادارے کے سربراہ اور سکولوں میں کام کرنے والے اساتذہ پر منحصر ہے۔یہ استاد ہی ہے جو روزمرہ کی زندگی کے حالات میں طلباء سے براہ راست تعلق رکھتا ہے، لہذا، استاد کو صحت کے تصور اور صحت مند زندگی کو فروغ دینے والے عوامل سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔اس سے اساتذہ کو طلباء کو معیاری تعلیم دینے کے عمل میں مدد ملے گی۔

اساتذہ کی طرف سے دی جانے والی فیزیکل ایجوکیشن کی تعلیم ابتدائی بچپن سے ہی صحت کے مناسب رویوں اور عادات میں مدد کرے گی تاکہ فرد اپنے، خاندان اور برادری کے لیے صحت کی اعلیٰ ترین سطح حاصل کر سکے۔بچے کی صحت اس کے جسمانی اور سماجی ماحول سے جڑی ہوئی ہے، دوسرے لفظوں میں، کمیونٹی کا بھی دھیان رکھ سکے

اس لیے گھر، اسکول اور کمیونٹی کا کردار مربوط ہے اور اس طرح بچوں کی صحت کی تعلیم کی مشترکہ فکر اور ذمہ داری ہے۔چونکہ استاد معاشرے یا کمیونٹی کا ایک قابل اور پڑھا لکھا رکن ہوتا ہے اور اس لیے یہ لازمی ہے کہ اساتذہ اکرام خصوصاً سائنس کے استاد محترم کو تمام طلبا کو صحت کی تعلیم کا علم فراہم کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنا چاہیے۔جب طلباء کو صحت کی تعلیم کا مکمل علم ہوگا تو وہ نظم وضبط اور فعال زندگی گزاریں گے، وہ متوازن خوراک لیں گے اور روزانہ صبح کی سیر اور جسمانی ورزش کریں گے۔

اب فیزیکل ایجوکیشن ایک لرننگ لیبارٹری ہے جس میں طالب علم حرکت کرنا سیکھنے اور تحریک کے ذریعے سیکھنے کے اہم کام میں شامل ہیں۔فیزیکل ایجوکیشن کو "تحریک تعلیم" بھی کہا جاتا ہے۔استاد بچوں کی ادراک کی صلاحیتوں کو نکھار سکتا ہے۔ادراک کی صلاحیتیں موٹر اسکلز کے حصول کو بڑھاتی ہیں جو انہیں زندگی کی ہر سرگرمی - کام اور کھیل دونوں میں بہتر کارکردگی دکھانے میں مدد دیتی ہیں۔اگر اس کے بعد مسلسل مشق کی جائے اور بنیادی تحریک کی اصلاح کی جائے تو طلباء جسمانی طور پر تندرست ہو سکتے ہیں۔فٹنس ان کو کھیلوں کی مہارتوں میں بہتری میں مدد دے گی۔کھیلوں کی مہارتیں بنیادی حرکات کا مجموعہ ہیں۔کھیلوں میں مہارت کے نتیجے میں کامیابی اور کامیابی کا احساس ہوتا ہے۔کامیابی کے نتیجے میں اطمینان، خوشی، خود اعتمادی، خود کی شناخت اور خود کی قدر ہوتی ہے۔یہ انہیں آگے بڑھانے اور نئے حالات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب دیتا ہے۔یہاں کامیابی زندگی بھر کی سرگرمی پر مبنی زندگی کی راہ ہموار کرتی ہے۔کھیل کی مہارت طالب علم کو اس کے ساتھیوں کے ذریعہ اچھی طرح سے قبول کرتی ہے۔یہ ایک بار پھر طالب علموں کو سماجی طور پر قبول شدہ معیارات کے رویے کی تصدیق کے لیے مزید کوششیں کرنے کا باعث بنتا ہے۔

کھیلوں اور کھیلوں میں فعال شرکت سے طلباء کو جسمانی تندرستی حاصل ہوگی۔جسمانی فٹنس صحت سے متعلق ہے یا کارکردگی سے متعلق ہے۔صحت سے متعلق فٹنس کا تعلق ان خصوصیات کی نشوونما سے ہے جو بیماریوں سے تحفظ فراہم کرتی ہیں۔کارکردگی سے متعلقہ جسمانی فٹنس، دوسری طرف، ان خصوصیات سے منسلک ہے جو کھیلوں اور دیگر جسمانی سرگرمیوں جیسے کہ طاقت، برداشت، چستی اور رفتار کی ضرورت میں بہتر کارکردگی کے لیے سازگار ہیں۔

صحت سے متعلق جسمانی فٹنس میں پٹھوں کی طاقت، پٹھوں کی برداشت، قلبی برداشت، لچک اور مضبوط اور صحت مند جسمانی ساخت کے عناصر شامل ہیں۔تمام اساتذہ اکرام کو چاہیے کہ وہ ہر طالب علم میں تندرستی کے لیے پوری توجہ دیں۔اس سے طلبا میں کئی قدریں بھی پیدا ہونی چاہئیں۔

تمام طلباء کو تمام اسکولوں میں کھیلوں میں شرکت کے مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں تاکہ قلبی تنفس کی تندرستی، پٹھوں کی تندرستی، طاقت، رفتار، چستی، برداشت، موٹر مہارت اور سماجی مہارتوں کو فروغ دیا جا سکے۔یہ تمام قسم کی فٹنس ایک صحت مند جسم کی نشوونما میں مدد کرے گی اور اس وجہ سے ان تمام طلباء میں ایک بہت ہی صحت مند ذہن بھی تیار کیا جائے گا جو کھیلوں میں حصہ لیں گے۔

کھیلوں میں حصہ لینے کے دوران طلباء کو چلنے، دوڑنے، چھلانگ لگانے، ناچنے سائیڈ سٹپنگ، سلائیڈنگ، اچھلنے، رینگنے کے موڑنے، موڑ موڑنے، ادل بدلنے، جھولنے، ہینگ پشنگ اور کھینچنے کے مواقع ملیں گے۔یہ تمام سرگرمیاں تمام طلبا کے جسم میں دوران خون کو درست رکھنے میں مدد دیتی ہیں اور تمام طلبا کے نظام ہاضمہ کو بھی بہتر کرتی ہیں۔

کھیلوں میں حصہ لینے سے سوچ، استدلال، فیصلہ سازی، تعاون کی تلاش اور تمام طلبا کے درمیان تعاون اور اتحاد پیدا کرنے کی صلاحیت، صلاحیت اور کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔یہ طلباء کے ساتھ ساتھ ان کے خاندان اور معاشرے کے دیگر افراد کے درمیان پیار ہمدردی، وقار عزت اور ایک دوسرے کے لیے احترام جیسی اقدار کو بھی بڑھاتا ہے۔

جب طلبا کھیلوں میں حصہ لیں گے تو ان کا ذہن پڑھنے کے مقصد کے لیے تروتازہ ہو جائے گا اور طلبا ذہنی طور پر تیار ہو جائیں گے کہ انھیں کلاس رومز میں جو کچھ بھی پڑھایا جائے گا اسے صحیح طریقے سے سمجھ سکیں۔

اس طرح یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کھیلوں میں طلباء کی شرکت سے تمام طلبا خاص طور پر انگریزی اور ریاضی میں پڑھائی میں غیر معمولی ہنرمند اور ذہین بننے کے قابل ہو جائیں گے اور اس طرح طلباء آل راؤنڈر بنیں گے اور جموں وکشمیر کے یونین ٹیریٹری کے کامیاب شہری بنیں گے۔

ای میل mshabir1268@gmail.com

☆☆☆

اتنا نہ سر جھکاو کے دستار گر پڑے

2024 کے لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے بعد اگر سب سے زیادہ کسی سیاسی قائد کا ذکر ہو رہا ہے تو وہ ہیں بہار کے سی ایم نتیش کمار کا۔چاہے وہ این ڈی اے میں قلمدان کے سلسلے میں بات ہو یا پھر انکے قبل کے پلٹنے کی تاریخ پر بحث و مباحثہ ہو۔اس بات سے قطعی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نتیش کمار نے جہاں این ڈی میں شامل ہو کر پی ایم مودی کی ڈوبتی کشتی کو بچانے کی کوشش کی ہے تو وہیں انہوں نے اپنے رویہ سے بہار کے لاکھوں عوام کے جذبات کو ٹھیس ہی نہیں پہنچائی بلکہ شرمسار بھی کیا ہے۔این ڈی اے کی منتخب پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کا رویہ دیکھ کر کسی بھی مہذب شخص کو ٹھیک نہیں لگا ہوگا۔حتہ کہ بہار کی عوام بھی انکے قابل اعتراض رویہ سے ناخوش ہیں۔پرانی سینٹرل پارلیمنٹ کا منظر بی جے پی کے لئے خوشی کا باعث ضرور ہو سکتا ہے لیکن جس طرح سے نتیش کمار تقریر کے بعد پی ایم مودی کے پاس جاتے ہیں اور ان کے پاؤں چھونے کی کوشش کرتے ہیں اور اتنا اپنے سر کو جھا لیتے ہیں جیسے وہ انکی پوجا کر رہے ہوں وہ کہیں سے بھی ٹھیک نہیں مانا جاہا ہے حالانکہ پی ایم مودی انہیں اس طرح کرنے سے روکتے ہیں لیکن نتیش کمار تھے کہ وہ جھکے چلے جا رہے تھے۔

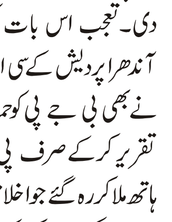
عارف شجر

مجھے یہ بات کہہ لینے دیجئے کہ نتیش کمار کے اس رویہ سے انکا سیاسی قد کافی چھوٹا ہو گیا ہے حالانکہ صحیح مانو میں دیکھا جائے تو پی ایم مودی کو ہی نتیش کمار کے سامنے جھکنا چاہئے تھا جنہوں نے انہیں تیسری بار پی ایم بنانے کے لئے اپنی حمایت دی۔تعجب اس بات کی ہے کہ وہیں آندھرا پردیش کے سی ایم چندر بابو نائڈو نے بھی بی جے پی کو حمایت دی لیکن وہ تقریر کر کے صرف پی ایم مودی سے ہاتھ ملا کر رہ گئے جو اخلاقاً سبھی کرتے ہیں نہ تو وہ جھکے اور نہ اکڑ دکھائی اور نہ ہی انکے چہرے پر کسی طرح کا غرور نظر آیا لیکن وہیں دیکھا جائے تو پی ایم مودی کے چہرے پر غرور اور گھمنڈ صاف جھلک رہا تھا اور نتیش کمار انکے آگے بچھے جا رہے تھے۔

مجھے یہ بات کہہ لینے دیجئے کہ نتیش کمار کا پی ایم مودی کے سامنے اتنے جھک جانے اور بچھ جانے کے بعد بھی پی ایم مودی نے اہم وزارت اپنے پاس رکھی اور بہار سے صرف دو چار وزیر ہی بنائے گئے جن کی وزارت سے بہار کو کتنا فائدہ ہوگا یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ لیکن کہا یہ جا رہے کہ نتیش کمار وزارت کی تقسیم سے ناخوش ہیں وہ چاہتے تھے کہ ریلوے یا کوئی اہم وزارت انکے پاس رہے لیکن پی ایم مودی نے انہیں اہم وزارت سے محروم رکھا۔بہار حکومت کے وزیر مدن ساہنی نے اس بات کو دہرایا ہے کہ ہم مرکز میں جے ڈی یو کو ملنے والے محکموں سے مطمئن ہیں کوئی ناراضگی نہیں۔لالن سنگھ اور رام ناتھ ٹھاکر کو جو وزارت ملی ہے وہ پورے ملک کے لیے کام کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔تیزی سے ترقی ہوگی۔جے ڈی یو کو جو محکمے ملے ہیں ان میں عوام کے لئے کافی گنجائش ہیں لیکن بولتے بولتے انکا درد بھی سامنے آ گیا کہ بہار کو اہم وزارت نہیں ملی مدن ساہنی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ بہار کو ریلوے وزارت ملتے آئے ہیں قبل میں ریلوے وزارت نتیش کمار، لالو یادو، رام ولاس کے پاس تھے۔مدن ساہنی نے کہا کہ جے ڈی یو سے ایک مرکزی کابینہ وزیر اور ایک وزیر مملکت بنایا گیا ہے۔نتیش فیصلہ کریں گے کہ مزید کیا کیا جائے لیکن سیاسی حلقے میں کہا جاتا ہے کہ نتیش کمار کو سمجھنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ان کے پاس دور سے دیکھنے کا وژن ہے اگر انہیں ایسا لگا کہ بی جے پی انہیں ہر معاملے میں نظر انداز کر رہی ہے چاہے وہ وزارت دینے یا بہار کی ترقی میں رخنہ پیدا کرنے یا پھر سی اے اے اور این آر سی سی میں انکا ساتھ نہیں دیا جا رہا ہے تو انہیں پلٹنے میں ذرا بھی دیر نہیں ہوگی۔اس کی مثال آر جے ڈی کے ساتھ حکومت اور انڈیا اتحاد میں شمولیت سے کنارا کشی ہم سب کے سامنے ہے۔وہ جانتے تھے کہ انڈیا اتحاد میں اب بھی اتنے دعویدار ہیں کہ وہ وزیر اعظم اور نائب وزیر اعظم کے لیے لڑ سکتے ہیں انڈیا اتحاد میں بہت لڑائی چل رہی ہے اگر حکومت بنی تو وہاں بہت سے معمار ہوں گے۔نہ صرف راہل گاندھی بلکہ اکھلیش یادو، ممتا بنرجی، اروند کیجریوال جیسے کئی لوگ پالیسی ارادوں کو تشکیل دینے کے لیے موجود ہوں گے سب سے بڑھ کر ان کے پرانے دوست لالو یادو کا کردار نمایاں ہوگا اور وہ سب سے پیچھے کی صف میں کھڑے نظر آئیں گے۔اس لئے موقع بھی ہے اور دستور بھی ہے بی جے پی میں شامل ہو کر این ڈی اے کا حصہ بن جائیں اور وہاں اپنی مضبوط حالت قائم کریں لیکن وہیں دوسری طرف بہار کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو نے پی ایم مودی کے سامنے جھکنے کو لے کر سوال کھڑے کر دئے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نتیش کمار کی ایک تصویر دیکھی جس میں انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے پاؤں چھوئے ہمیں بے حد برا لگا نتیش کمار ہمارے سرپرست ہیں۔نتیش کمار جیسا تجربہ کار اور کوئی وزیر اعلیٰ نہیں ہے اور وہ وزیر اعظم مودی کے قدم چھو رہے ہیں۔میں تصویر دیکھ کر دنگ رہ گیا جس میں نتیش کمار کو وزیر اعظم نریندر مودی کے پاؤں چھوتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔وہ اتنے سینئر ہیں اتنے عرصے سے وزیر اعلیٰ رہے ہیں۔ان کے چند ہم منصبوں کا ہی اتنا طویل دور رہا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے قد کا پاس نہیں رکھا۔آر جے ڈی نے اس سے قبل نتیش کمار کی اس تصویر پر بھی تنقید کی تھی جس میں وہ سال 2022 میں یوگی آدتیہ ناتھ کی حلف برداری کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب میں وزیر اعظم کے سامنے جھکتے ہوئے نظر آئے تھے۔

بہر حال 2002 کے گجرات فسادات کی وجہ سے جب لوگ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی سے استعفیٰ چاہتے تھے تو نتیش کمار نے خاموش رہ کر اپنے دوست کی مدد کی تھی تاہم بات چیت کے دوران نتیش کمار نے نریندر مودی سے دوری رکھی جس کی وجہ یہ عہدہ تھا۔پی ایم کے عہدے کی دوڑ میں بی جے پی کی طرف سے نتیش کمار وزیر اعظم کے امیدوار کے طور پر سامنے آ رہے تھے، ظاہر ہے کہ اگر نریندر مودی کو 2014 میں مکمل اکثریت نہیں ملتی تو پھر این ڈی اے کے نتیش کمار کا نام بھی وزیر اعظم کے عہدے کے لیے تجویز کیا جا سکتا تھا۔اب جبکہ نتیش کمار نے اپنے دوست نریندر مودی کی ڈوبتی کشتی کو بچانے کا کام کیا ہے تو پی ایم مودی کو بھی چاہئے تھا کہ وہ نتیش کمار کو بڑا عہدہ دے کر اعزاز سے نوزتے یعنی انہیں ڈپٹی پی ایم بنا کر بہار کے عوام کو خوش کر کے اپنی دوستی کا حق ادا کر دیتے تاکہ نتیش کمار کو بھی لگتا کہ انہوں نے 2002 میں گجرات دنگوں میں خاموش رہ کر نریندر مودی کی جس طرح سے مدد کی اسکا حق ادا ہو گیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ پی ایم مودی ایسا نہیں کریں گے پی ایم مودی انکی پارٹی کو چھوٹے موٹے عہدے دے کر نتیش کمار کو خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا شاید نتیش کمار کو بھی احساس ہونے لگا ہے۔یہی وجہ ہے کہ وہ فی الحال میڈیا سے بھی دوری بنائے ہوئے ہیں اور بی جے پی قائدین سے بھی دوری اختیار کئے ہوئے ہیں۔شاید ناراضگی کو لے کر وہ آندھرا پردیش کے سی ایم چندر بابو نائڈو کی حلف برداری تقریب میں بھی شریک نہیں ہوئے۔کہا جا رہا تھا کہ وہ بیمار ہونے کی وجہ سے حلف برداری تقریب سے دوری کر لی اب اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا کہ نتیش کمار بی جے پی اور پی ایم مودی سے کتنا خوش نظر آ رہے ہیں۔بی جے پی کے قائدین کو بھی اس بات کا علم ہے کہ نتیش کمار جتنا بھی سرعام یہ کہہ دیں کہ وہ بی جے پی کا دامن مضبوطی کے ساتھ تھامیں رہیں گے لیکن انکی باتوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا وہ کبھی بھی کرسی کی خاطر پلٹ سکتے ہیں۔وہیں دوسری طرف بڑی خاموشی کے ساتھ انڈیا اتحاد بھی نتیش کمار کے پلٹنے کا انتظار کر رہا ہے۔انڈیا اتحاد کے قائدین کو یہ علم ہو چلا ہے کہ این ڈی اے حکومت زیادہ دن نہیں چلے گی ابھی سے ہی وزارت کو لے کر کھٹ پٹ چل رہی ہے۔اب حقیقت میں دیکھنا ہوگا کہ نتیش کمار پلٹتے ہیں یا پھر این ڈی اے کا دامن مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہیں گے اور پی ایم مودی کے سامنے اسی طرح اپنے سر کو جھکاتے رہیں گے۔

تعظیم اقتدار ضروری تو ہے مگر
اتنا نہ سر جھکاو کہ دستار گر پڑے

ختم شد

حیدرآباد تلنگانہ 8790193834